اسکول کی دینی کتابیں اسلامیات وغیرہ بے وضو چھو سکتے ہیں؟

دارُ الافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Fsd-9103 تاریخ:23-09-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اسکول کے نصاب میں اسلامیات اور عربی کی دینی کتابیں بھی پڑھی، پڑھائی جاتی ہیں، ان کتابوں کو بغیر وضو چھونے اور پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

تعلیمی اداروں میں پڑھائی جانے والی اسلامی کتب دو طرح کی ہوتی ہیں:

(1) بعض کتابیں قرآنِ مجید کی سورتوں اور ان کے ترجمہ پر مشتمل ہوتی ہیں، ان میں قرآنِ مجید اور اس کے ترجمہ کی مقدار زیادہ اور دوسرا کلام بہت کم ہوتا ہے، (جیسا کہ مختصر تفاسیر و حاشیے والے قرآنِ پاک میں ہوتا ہے) بالغ افراد کے لیے ایسی کتابوں کو بغیر وضو چھونا، ناجائز و گناہ ہے، البتہ بغیر چھوئے زبانی پڑھنے میں حرج نہیں اور نابالغ طلبا کے لیے بغیر وضو چھونا اگرچہ گناہ نہیں، لیکن تعلیم کے طور پر انہیں باوضو حالت میں ہی چھونے کا کہا جائے۔

(2) اسلامیات کی بعض کتابیں ایسی ہوتی ہیں، جن میں آیاتِ قرآنیہ کی مقدار کم ہوتی ہے، احادیث اور دیگر اسلامی مضامین زیادہ ہوتے ہیں، انہیں بغیر وضو چھونا، جائز ہے، البتہ انہیں بھی باوضو ہو کر پڑھنا اور چھونا، بہتر ہے۔ یادر ہے! اگرچہ ایسی اسلامی کتب کو بے وضو چھونا، جائز ہے، لیکن جس مقام پر آیت یا اس کا ترجمہ لکھا ہو، اُس جگہ یا عین اس کی پشت کو بے وضو چھونا، ناجائز و گناہ ہے۔

جس کتاب میں قرآنِ مجید کی مقدار زیادہ ہو، اس کو بے وضو چھونا، ناجائز و گناہ ہے، جیسا کہ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں: ”**محدث (بے وضو شخص) کو مصحف چھونا مطلقاً حرام ہے، خواہ اُس میں صرف نظمِ قرآنِ عظیم مکتوب ہو یا اُس کے ساتھ ترجمہ و تفسیر ورسم خط وغیرہا بھی** کہ ان کے لکھنے سے نامِ مصحف زائل نہ ہو گا، آخر اُسے قرآن مجید ہی کہا جائے گا، ترجمہ یا تفسیر یا اور کوئی نام نہ رکھا جائے گا۔ یہ زوائد قرآن عظیم کے توابع ہیں اور مصحف شریف سے جُدا نہیں ولہٰذا حاشیہ مصحف کی بیاض سادہ کو چھُونا بھی ناجائز ہوا، بلکہ پٹھوں کو بھی، بلکہ چولی پر سے بھی، بلکہ ترجمہ کا چھونا خود ہی ممنوع ہے، اگرچہ قرآن مجید سے جُدا لکھا ہو۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد1، صفحہ1074، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اسلامی مضامین، احادیث و مسائل پر مشتمل کتب کو بے وضو چھونا، جائز ہے، چنانچہ بحر الرائق میں ہے: ”وفي الخلاصة يكره مس كتب الأحاديث والفقه للمحدث عندهما وعند أبي حنيفة الأصح أنه لا يكره“ ترجمہ: اور خلاصہ میں ہے کہ صاحبین عَلَیْہِمَا الرَّحْمَۃ کے نزدیک بے وضو شخص کا کتب احادیث و فقہ کو چھونا، مکروہ ہے اور اصح قول کے مطابق امام اعظم عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کے نزدیک کراہت نہیں ہے۔

(بحر الرائق، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، جلد1، صفحہ212، مطبوعہ بیروت)

مراقی الفلاح مع طحطاوی میں ہے: ”(و) القسم (الثالث) وضوء (مندوب) في أحوال كثيرة كمس الكتب الشرعية ورخص مسها للمحدث إلا التفسير كذا في الدرر... قوله: ”كمس الكتب الشرعية“ نحو الفقه والحديث والعقائد فيتطهر لها تعظيما قال الحلواني إنما نلنا هذا العلم بالتعظيم فإني ما أخذت الكاغد إلا بطهارة والسرخسي حصل له في ليلة داء البطن وهو يكرر درس كتابه فتوضأ تلك الليلة سبع عشرة مرة“ ترجمہ: اور وضو کی تیسری قسم وہ وضو جو کئی احوال میں مستحب ہو، جیسے شرعی کتابوں کو چھونا اور علمانے محدث یعنی بے وضو کو انہیں (مذکورہ کتب شرعیہ کو) چھونے کی رخصت دی ہے، سوائے کتب تفسیر کے، اسی طرح درر میں ہے۔ مصنف عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کا قول: ”جیسا کہ کتب شرعیہ کو چھونا“ مثلاً: فقہ، حدیث اور عقائد کی کتابیں۔ ہاں ان کی تعظیم کی خاطر پاکی حاصل کر لے۔ علامہ حلوانی

عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے فرمایا ہم نے اس علم کو ادب و تعظیم کے ذریعے حاصل کیا ہے، بے شک میں نے تو کاغذ بھی پاکی کی حالت میں ہی اٹھایا ہے۔ اور امام سرخسی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کے بارے میں ہے کہ انہیں ایک رات پیٹ کی بیماری تھی اور کسی کتاب کے سبق کا تکرار کر رہے تھے، تو انہیں سترہ بار وضو کرنا پڑا۔

(حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الطہارۃ، صفحہ83، مطبوعہ بیروت)

اور مَوْضَعِ آیت کو چھونا ناجائز ہونے کے متعلق علامہ ابنِ عابدین شامی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: ”ان کتب التفسیر لا یجوز مس موضع القرآن منھا ولہ ان یمس غیرہ وکذا کتب الفقہ اذا کان فیھا شیئ من القرآن بخلاف المصحف فان الکل فیہ تبع للقران“ ترجمہ: کتبِ تفاسیر میں جہاں قرآنِ پاک لکھا ہو اس جگہ کو چھونا، جائز نہیں، بے وضو شخص دوسری جگہ کو چھو سکتا ہے، یہی حکم کتبِ فقہ کا ہے جب ان میں قرآنِ پاک میں سے کچھ لکھا ہو (تو اس جگہ کو نہیں چھو سکتے)، بخلاف مصحف کے کہ اس میں سب قرآن کے تابع ہیں۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الطہارۃ، جلد1، صفحہ353، مطبوعہ کوئٹہ)

جس جگہ آیت لکھی ہو اُس کے بالمقابل پشت کو چھونا بھی ناجائز ہے، چنانچہ امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: ”کتاب یا اخبار جس جگہ آیت لکھی ہے خاص اُس جگہ کو بلاوضو ہاتھ لگانا، جائز نہیں، اُسی طرف ہاتھ لگایا جائے جس طرف آیت لکھی ہے، خواہ اس کی پشت پر، دونوں ناجائز ہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد4، صفحہ366، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

18ربیع الاول1446ھ/23ستمبر2024ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے